120771-حج کیے بغیر فوت ہونے والے شخص کی جانب سے ورثاء کا علم ہونے سے پہلے ہی ترکہ سے فوت شدہ کی جانب سے حج کرنا

سوال

میرا ایک دوست جس کا کوئی وارث نہ تھا جب فوت ہوا تو میں نے اس کے ترکہ سے اس کی جانب سے حج کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ وہ حج کیے بغیر فوت ہوا تھا، لیکن کچھ عرصہ بعد پتہ چلا کہ صرف اس کا ایک چچا بیٹا ہے.

برائے مہربانی یہ بتائیں کہ میں نے اس شخص کے جس مال سے حج کیا اس کا حکم کیا ہے، اور کیا مجھے وہ اس کے چچا کے بیٹے کو واپس کرنا ہوگا؟

پسندیدہ جواب

جس کے پاس اس کے اور بیوی بچوں کے اخراجات
سے زائد اتنا مال ہو کہ اس کے حج کے لیے کافی ہو تو اس پر حج کرنا لازم ہے، لیکن اگر
وہ بڑھاپے یا بیماری کی بنا پر خود حج کرنے سے عاجز ہو تو اسے اپنے مال سے کسی دوسرے
شخص کو حج کرانا لازم ہوگا.

اور اگر وہ حج کیے بغیر فوت ہو جائے
اس کے ترکہ سے فوت شدہ کی جانب سے حج کے لیے اخراجات نکال کر حج کرانا واجب ہے،
کیونکہ یہ حج اس کے ذمہ قرض ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کا قرض ادائیگی کا زیادہ
حق رکھتا ہے.

جیسا کہ امام نسائی رحمہ اللہ نے ابن
عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک
شخص نے عرض کیا:

"اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم میرا والد حج کیے بغیر فوت ہو گیا ہے، کیا میں اس کی جانب سے حج کروں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:

"مجھے یہ بتاؤ کہ اگر آپ کے والد کے
ذمہ قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟

وہ شخص کہنے لگا : جی ہاں، تو رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تو پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا قرض ادائیگی کا
زیادہ حق رکھتا ہے"

سنن نسائی حدیث نمبر (2639) علامہ
البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جس شخص پر حج فرض ہوا اور وہ حج کیے
بغیر فوت ہوجائے تو اس کے ترکہ سے حج کے اخراجات نکالنا واجب ہیں، چاہے اس نے
کوتاہی کرتے ہوئے حج نہ کیا ہو یا بغیر کوتاہی کیے ہی حج نہ کرسکا اور فوت ہوگیا،
حسن اور طاؤس اور شافعی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے ...

کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما سے مروی ہے کہ :

"ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس کا والد
حج کیے بغیر فوت ہوگیا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم اس کی جانب سے حج کرو"

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
سے ہی مروی ہے کہ :

"ایک عورت نے حج کرنے کی نذر مانی
اور فوت ہوگئی تو اس کا بھائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارہ میں
دریافت کرنے آیا ؟

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا :

"یہ بتاؤ کہ اگر آپ کی بہن پر قرض ہوتا
تو کیا تم اسے ادا نہ کرتے ؟

تو وہ شخص کہنے لگا : جی ہاں میں اسے
ادا کرتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تو پھر اللہ تعالی کا قرض ادا کرو،
کیونکہ یہ ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے"

ان دونوں کو نسائی نے روایت کیا ہے.

اور اس لیے بھی کہ یہ ایسا حق ہے جو
نیابت میں داخل ہو جاتا ہے، اس لیے قرض کی طرح کسی شخص کی موت سے ساقط نہیں ہو گا"
انتہی مختصرا

دیکھیں : المغنی (101/3).

لیکن اگر وہ شخص اپنی زندگی میں اتنے
مال کا مالک نہ تھا کہ وہ اس کے اور بیوی بچوں کے اخراجات سے زائد ہو تو پھر اس پر
حج فرض نہیں تھا، اور نہ ہی اس کی جانب سے حج کرنا فرض ہو گا، ہاں یہ اور بات ہے کہ
اس کی جانب سے کوئی شخص حج کر دے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے ایک شخص
نے سوال کیا :

میرا ایک بھتیجا سرطان کی بیماری کا
شکار تھا اللہ تعالی آپ اور سب مسلمانوں کو اس بیماری سے محفوظ رکھے وہ اس برس
فوت ہوا تو اس کی عمر اٹھارہ برس تھی اور وہ فریضہ حج کی بھی ادائیگی نہیں کر سکا،
وہ پانچ برس سے سرطان کی بیماری کا شکار تھا تو کیا ہم اس کی جانب سے حج کریں، اور
کیا اس کا کوئی کفارہ بھی ہے ؟

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا جواب
تھا :

"ہم اس سے ضرور پوچھیں گے کہ : کیا
اس نوجوان کے پاس اتنا مال تھا کہ اس سے حج کر سکے ؟

اگر واقعی ایا س ہے کہ اس کے پاس اتنا
مال تھا تو پھر اس کی جانب سے حج کرنا ضروری ہے ، اور اگر اس کے پاس مال نہ تھا تو
پھر حج فرض نہیں ، کیونکہ وہ تو فریضہ حج سے بری ہونے کی حالت فوت ہوا ہے .

لیکن اگر وہ نفلی طور پر اس کی جانب
سے حج کرنا چاہتے ہیں تو پھر کوئی حرج نہیں " انتہی

دیکھیں : اللقاء الشہری (5/62).

اس بنا پر جب فوت ہونے والے پاس حج
کرنے کے لیے کافی مال تھا تو اس کی جانب سے حج کرنا فرض ہوگا ، اور سائل نے اس کے
ترکہ سے جو حج کی ادائیگی کا عمل کیا ہے وہ صحیح ہے ، کیونکہ یہ وارث کے حق پر ترکہ
میں مقدم ہے .

لیکن اس کا علم ورثاء کو ضرور ہونا
چاہیے تا کہ وہ اس کی جانب سے دوبارہ فرضی حج نہ کریں .

واللہ اعلم .